بلکہ خاصہ ہے۔ اور حدوث کا وصف مخلوق کے لئے لازمی۔ پس اس وصف خاصہ مین اگر کوئی شئے خالق کے ہمرنگ ہوئی تو سمجھا جائیگا کہ یہہ شئے خالق کے ماتحت نہین ہو۔ بلکہ خالق کے ماتحت ہونیکا مدار صرف یہی ہے کہ وصف خلق مین اُسکی محتاج ہو یعنے خالق نے اپنی عنایت سے اُسکو وجود پذیر کیا ہو جب یہی نہین تو پہر اور کس امر مین وہ خالق کی محتاج ہو سکتی ہے۔

(۲) علٰے ہٰذالقیاس آپکا دوسرا جواب بہی ناقص یا بے سمجہی پر مبنی ہے رعایا اور بادشاہ کی ہستی مختلف قسم کی ہے۔ بادشاہ کی ہستی بوصف حاکمیت ہے اور رعایا کی ہستی بوصف محکومیت ہو اور ان دونون ہستیون مین بہت بڑا فرق ہے اسیطرح مادہ کی ہستی بوصف قدامت خدا کی ہستی بوصف قدامت کے ساتہہ جمع نہین ہو سکتی اگر کوئی ان کو جمع کرے تو اوسے ماننا پڑیگا کہ بادشاہ اور رعایا دونون کی ہستی بوصف حاکمیت ہے حالانکہ یہہ غلط ہے۔

ہم مانتے ہین کہ خدا کی ہستی بہی ہے اور مادہ کی ہستی بہی مگر ان دونون ہستیون مین تمیز ہے یعنے جیسے مادہ خدا کا ماتحت ہے اُس کی ہستی بہی خدا کی ہستی کے ماتحت ہے یہی وہ راز ہے جس کی وجہ سے اہل اسلام گوارا نہین کر سکتے کہ خدا کے سوا کوئی چیز بہی قدیم ہو۔ اور وہ کہتے ہین کہ وصف قدامت سے کسی چیز کو موصوف سمجہنا گویا اُس کو خدا سمجہنا ہے اس لئے کہ وہ وصف قدامت رکہنے کے باعث خدا کی خالقیت کے کسی طرح ماتحت نہین ہو سکتا جو اُسکی استقلال کی دلیل ہے پس اُسکے خدا ہونے مین کیا شک ہے یا کم از کم وہ اس وصف مین گویا دوسرا خدا ہے۔

غالباً اسی قدر تقریر آپکے لئے کافی ہوگی۔ زیادہ کی حاجت ہوئی تو اور کچہہ بہی لکہا جاویگا انشاء اللہ

تقابل ثلاثہ:- (توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ) قرآن شریف یعنی کی فضیلت ثابت کیگئی۔
قیمت ایک روپیہ معہ محصول۔ منیجر۔

بائبل کیسی کتاب ہے؟

از مولوی محمد [illegible] صاحب [illegible]

اس عنوان سے ایک مضمون مذہب عیسوی مروجہ کے ایک بڑے فرقہ پروٹسٹنٹ کے اخبار نور افشان لدہیانہ مین ہماری نظر سے گذرا۔ ہمارے ناظرین اس امر سے بخوبی واقف ہین کہ یہ کوئی انوکہا سوال نہین اور نہ صرف اسکا اس وقت ایک ہمارا دیسی عیسائی کا بچہ اکیلا ہی پیش کرنے والا ہے بلکہ یہہ سوال خود جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر بہی ہوا تہا۔ اور جیسا کہ دنیا کا کئی صدیون سے تجربہ ہو چکا ہے عیسائی لوگ اندہادہند اس سوال کو قدیم سے رٹتے چلے آئے ہین اور اسی طرح سے رٹتے رہین گے مگر انہین ہرگز نہ تو آجتک کچہہ موجودہ بائبل کا سر پیر ہاتہہ آیا ہے اور نہ آئندہ کبہی آئیگا۔ کیونکہ عیسائی لوگون کے خصوصاً پروٹسٹنٹ فرقہ نے سچائی کو ماننا اپنے اور اپنے پیروان کے واسطے قطعاً ناجائز قرار دے رکہا ہے۔ اس کرکے گو ایسے سوالات کو بار بار حل کرنے کی اہل اسلام یا اُنکے علماء کو کوئی ضرورت نہین مگر چونکہ نیا دن اور نئی دنیا اور نئے رسالے اور اخبار اور نئے نئے ناظرین کے لئے جیسا کچہہ کہ یہ ایک نیا سوال معلوم ہوتا ہے ویسا ہی ہماری طرف سے بہی قدرے اسپر جوابی روشنی ڈالنی ضروری ہے۔ پس بائبل کیسی کتاب ہے؟ اسکے جواب مین جو کچہہ ہم کہہ سکتے ہین بلکہ جیسا ہمارا تجربہ ہے اور اس سے بڑہکر یہ کہ جہانتک ہم علانیہ بر سر میدان علٰے رؤس الاشہاد ثابت کرکے اقبال کروا سکتے ہین وہ یہہ جواب ہے کہ موجودہ بائبل اس قدر بے سروپا اور محرف ہے کہ جسکا کچہہ حد و شمار نہین۔ تحریف کے کئی اقسام ہین مگر اُن اقسام سے بہی بائبل کی تحریف کچہہ ہزارون بلکہ لاکہون اقسام کی ترقی کر چکی ہے کیونکہ تحریف کا کمال تو فقط فقرات کو زیادہ سے زیادہ آگے پیچہے کرکے اُن مین دو چار الفاظ یارون کے اپنے پلٹ جوڑ دینے سے ہو جاتا ہے مگر یہان ہزارون کتابون کی کتابین ہی ایک دم بے ڈکار لئے ہضم کر لیجاوین پہر بہلا ایسی بائبل اب کیسی کتاب ہے؟ ہر شخص خود ہی اسکا جواب دیسکتا ہے۔

ہمارا تو ایسے عیسائیون کی جان پر خدا کی درگاہ مین فقط صبر ہی ہے اور بس۔

یہہ آپکا نیازمند ایک روز جزیرہ لنکا کے دارالخلافہ شہر کولمبو مین جبکہ محمڈن مشنری بنکر انگریزی مین شہر کے ہر حصہ مین باری باری وعظ کیا کرتا تہا۔ تو کثرت سے انگریز عورتون اور مردون کے ساتہہ راتدن ایسی ہی آزادانہ گفتگو نہایت مہذب طریقے سے ہوا کرتی تہی ایک روز قضارا مین ایک سرکاری اوفیسر (ایسے یاد پڑتا ہے کہ کوئی جسٹس اوفدی پیس کے عہدے دار تھے) کے مکان پر بیٹہا تہا کہ یکایک ایک عیسائی کا چالان اُنکے سامنے پیش ہوا جس مین دو چار اور عیسائی ادہر اودہر یعنے دونون فریقون کے بہی بطور گواہی کے پیش ہوئے۔ اُس بہلے مانس شریف عہدے دار نے موافق قاعدہ نشست کے مجہسے معافی مانگ کر چالان کی کارروائی شروع کردی۔ چنانچہ ہر ایک گواہ آتے ہی بائبل کو ہاتہہ سے اٹہا کر بطور حلف کے اُس کو بوسہ دیتا (کیونکہ عیسائیون کو عدالتون مین حلف اسیطرح دیا جاتا ہے) اور مین بے خیال ایک طرف الگ کرسی پر بیٹہہ رہا۔
خیر وہ چالان کی تحریری کارروائی ہو چکنے اور ہماری آپس مین چند منٹ پہر گفتگو ہونے کے بعد جب مین وہان سے رخصت ہے باہر نکلکر قریبًا ایک سَو قدم کے فاصلہ پر آگیا تو کیا دیکہتا ہون کہ اُن دو چار گواہون مین بر سر بازار کچہہ دو بدو گفتگو ہو رہی ہے۔
اُن مین سے ایک کے اپنی طرف اشارہ پانے سے مین بہی ذرا ٹہر گیا تو معلوم ہوا کہ ایک شخص یا عیسائی بہائی اپنی دوسری خداوند یسوع مسیح کی بہیڑ سے غصے مین اگر اُسے شرمندہ کرنے کی خاطر یہ کہہ رہا تہا کہ تم نے عدالت مین بائبل کی جہوٹی قسم کہائی ہے" جسکے جواب مین وہ اپنے آپ کو جہوٹی قسم کہانیکا اقبال کرکے ہی یون گنہگار بننے سے بچانے کے واسطے جواب صاف صاف اور ترکی بترکی دیتا تہا کہ "مینے تو اپنی بائبل کو چہوڑکر دوسری پروٹسٹنٹونکی جہوٹی بائبل کی قسم کہائی تہی" بائبل کیسی کتاب ہے؟
اس چہوٹے مگر صاف سوال کے لاجواب جواب کو ایک عیسائی کی زبان سے اس طرح سے سُنکر جیسے کہ مجہ سے اُس وقت تمام ہنسی کو بے ساختہ چہوڑکر قدرتًا ایک دفعہ ہی اس طرف خیال پڑگیا تہا کہ این! یہہ پروٹسٹنٹون کی بائبل کیسی جہوٹی کتاب ہے؟

امید ہے کہ جناب بہی اسی طرح سے ضرور چونک اُٹھے ہون گے کہ یہ بائبل کیسی کتاب ہے؟
یہہ نئی بات تو جلدی ختم ہونے سے پہلے نتیجہ ظاہر کردے تو کیا ہی اچہا ہو۔ چنانچہ مینے بہی اُنکے اُس جہگڑے کو تو ایسا چہوڑا کہ گویا مینے سُنا ہی نہین مگر دوسرے فریق پروٹسٹنٹ کا طرفدار (تحقیقات کیلحاظ) بنکر مینے جہٹ ہی پوچہا کہ "پروٹسٹنٹون کی بائبل کیسی جہوٹی کتاب ہے؟ مگر اُسنے فوراً بے دہڑک ہوکر مجہسے یون جواب دیا کہ ہماری کیتہولک بائبل کو دیکہکر مقابلہ کرلو۔ جو مجسٹریٹ کے دائین جانب پڑی تہی۔ دنیاوی لحاظ ایک بڑی نامراد چیز ہے اسلئے گو میرا اشتیاق یہی چاہتا تہا کہ ابہی پہر اُس افسر کے مکان پر واپس جاکر کیتہولک بائبل کی بہی زیارت کرون مگر دنیاوی شرم و لحاظ اُس وقت مانع رہا مگر خدا گواہ ہے مین تو اُس رات کو بہی سویا سویا ہی کئی دفعہ بڑ بڑاتا رہا کہ یہ بائبل کیسی کتاب ہے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ لدہیانہ کے عیسائی اخبار نور افشان کے ایڈیٹر کی بائبل کیسی جہوٹی کتاب ہے؟ اس سوال کو رٹتے رٹتے خدائے محمد عربی (فداہ ابی و امی) نے رات کو سر سے ٹالا اور اُجلے کو لا پاؤن مین ڈالا پس بندہ یہ جا وہ جا جناب جسٹس اوفدی پیس کے مکان پر صبح ہی صبح جبکہ وہ ناشتے کے میز پر ابہی بیٹہنے ہی کو تہے جادہمکا اب وہ تو لاچار مجہے ناشتہ کو بلائین اور مین مارے شرم کے اچار و بہرتہا بنگیا۔ دوڑکے ہر دو پروٹسٹنٹ اور کیتہولک بائبل اٹہا کر پہلے ہی اُنکی فہرست ہائے کتب کا مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ ان پروٹسٹنٹون کی بائبل کیسی کتاب ہے۔ کہ جس مین کیتہولک بائبل کے مقابلے مین تیئیس ۲۳ کتابین ایکدم سر سے گم ہین۔ صدق اللہ و صدق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔
پہر کیا تہا ہر روز یہ وکیل اسلام جو انگریز لوگون مین شہر کولمبو کے مین سٹریٹ کے گرجا ہل فری نامی کے پاس محمدی دین کی منادی کیا کرتا تہا اسنے کوشش کی اور ایک جلد کیتہولک بائبل کی اپنے قبضہ مین کی اور گرجے کے پاس کہڑے ہوکر اس عنوان بالا پر لیکچر دیا کہ "بائبل کیسی کتاب ہے؟" دوران تقریر مین پہر جو جلے دلکے پہپہولے پہوڑے؟ ہین وہ خاص انگریزون کے ہی سفید جگرے ہردے اور پتے تہے جو سن سُنکر

گوزرد ہوتے رہے اور اخیر مین کیتھولک بائبل کو دکھا دینے سے بات کو ایک دم پی گئے ورنہ واللہ ہے اگر ان کا بس چلتا تو ان کی خواہ ایک ہی درجن کیون نہ ہوتی الٹا وکیل اسلام ہی کو ذلیل و بدنام بنا کر رہتے کیونکہ انہین تو اپنا اُلو سیدھا کرنے اور تنخواہ کے ٹکے بٹورنے کی ہے انکی بلا جانے کہ بائبل کیسی کتاب ہے۔

مگر اس روز سے شک نہین کہ کچھ میری ہی اکڑفون چار ایک گز ترقی کر گئی تھی کیونکہ سب کے پاس ان عیسائی منادون کو ذرا آئینہ دکھا کر دبا لینے کا ایک بین ثبوت ہاتھ مین تھا۔ مگر جناب ابکے جو لنڈن شہر مین دنیا بھر کے بڑے بڑے نامی گرامی عیسائی پادریون کی کمیٹی بائبل کا نیا ترجمہ کرنے کے لئے ہوئی تو انہون نے جواب نیا ترجمہ (ریوائزڈ ورشن) کیا ہے اُسکے جملہ حاشیے پر ہر جعلی فقرہ پر نشان لگا لگا کر لکھدیا ہے "کہ یہ جملہ چار ہزار فقرات جو موجودہ بائبل مین بھرا پڑا ہے یہ اصلی کتاب کے مضمون مین ہرگز موجود نہین یہ محض جعلی اور بناوٹی ہے۔ بس اب رہی ہی جو موجودہ بائبل کی مٹی خوار مع ان ہندوستانی عیسائیون کے ایمان کی ولائت والی پادریون کی اس کمیٹی والے ترجمہ نے کی ہے اُسنے تو ان بیچارون کے ساتھ حد ہی کر دی سر پکڑے ہوئے ابتو ابتدا انکی زبان پر یہی جاری ہے کہ ہائے یہ بائبل کیسی کتاب ہے"

چند سال ہوئے ہین جبکہ جزیرہ پی نانگ مین میری ایک فرنچ پریزبیٹری فرقہ عیسائیون کے پادری سے گفتگو ہوئی تو اثنائے گفتگو مین اُسنے مجھسے کہا کہ آپ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ بائبلون کا اختلاف اعظم کا ذکر جو سب کے سامنے فرما رہے ہین سو گو درست ہو مگر ہم تو خود ان دونون بائبلون کے ماننے والون کو کافر جانتے ہین۔ فرق اگر ہے تو فقط اتنا کہ کیتھولک تو کافر ہین اور پروٹسٹنٹ اکفر۔ اور یہ خیال اب اتنا آپ خود فرمالین کہ بائبل کیسی کتاب ہے" مجھے کچھ ایسے فقرات سنکر قدرے ملال ہوا مگر اُسنے اپنی طرف سے ایک آسان مگر زبردست دلیل اس امر کیلئے یہ بیان کی کہ یہ ہر دو فرقے مسیح کی نسبت یہ تو مانتے ہین کہ وہ ہمارے گناہون کے لئے کفارہ ہوا مگر ایسا اعتقاد رکھتے ہوئے بھی اپنے آپ کو گنہگار ضرور ہی تسلیم کرتے ہین اور یہ دونون باتین نقیض ہین

کیونکہ جب ہم نے گناہ کا معاوضہ اور بہتر سے بہتر معاوضہ بلکہ گنہگار آدمیون کے بدلے خدا کا اکلوتا بیٹا دیدیا اور پھر دسپر بھی اگر ہم اب بھی گنہگار کے گنہگار رہی رہے تو پھر ہمارے معاوضہ و کفارہ دینے پر ہیس ہزار۔ ۔ ۔ اور ایسی غلطی مین ڈالکر دھوکہ دینے سے معاوضہ لینے والے پر چالیس ہزار۔ ۔ ۔ یا تو کہین کہ ہم نے کفارہ فدیہ یا بدلا اپنے گناہون کا نہین دیا تو تو ہم اُن کو محمدی سمجھین گے۔ و یا اس امر کا اقبال کرین کہ چونکہ گناہون کا فدیہ دے چکے ہین اسلئے ہم اب ہرگز گنہگار نہین جیسا کہ ہم مطلق کہ جس قسم کے افعال ہمارا جی چاہے ہم کر سکتے ہین اب کوئی سزا ہمارے لئے نہین پس ایسی گندی نقیض در نقیض تعلیم دینے والی جوردی سے بدتر کتاب ہو اسکی نسبت عاقلان خود میدانند کہ بائبل کیسی کتاب ہے" تب مینے اس پریزبیٹری فرقہ کے فرنچ پادری کو کہا کہ بھائی ہم تو پہلے ہی جانتے ہین کہ تم تینون ہی کافر ہو۔ افسوس مضمون کی طوالت نے ہمین مجبور کیا ورنہ ۔ ۔ ۔ پھر بھی کسی عیسائی نے ایسا ہی سوال کیا تو ہم انشاءاللہ العزیز بتا دین گے کہ بائبل کیسی کتاب ہے۔

محمد ابراہیم وکیل اسلام و ناظم انجمن مجاہدین اسلام پنجاب محلہ سادھوان لاہور۔

ہان مسٹر اکبر مسیح بتلا دینگے کہ بائبل کیسی کتاب ہی؟ (مسلمان)

ایک ضروری عرضداشت

از جناب مولوی ابو رحمت حسن صاحب مدظلہم

ہندوستان قدیم الایام سے چھوٹے چھوٹے راجاؤن کی حکومت مین رہا جو کہ انہی مین کے تھے۔ اور حاکمی اور محکومی کے سوا اس مین فرق نہ تھا جب سے مذہبی تفرقہ پیدا ہوا جبہی سے سلسلہ پابندی پھیلا جس مذہب کا بادشاہ یا راجا ہوا اس مین آزاد اور دوسرا مین پابند رہا طوائف الملوکی کی حالت مین بھی اسے کبھی آزادی نصیب نہوئی اب امن کے بھاگ جاگے حکومت کی عنان ہماری گورنمنٹ کے ہاتھ آئی اسلئے اسے آزادی کا خوش

اور قفس پابندی سے نکلکر اسکا طوطی بھی بولا اور پر پرزے سنوار کر اڈاریان مارنے لگا پرون کے کمزور پڑجانے کے سبب ایک مدت مدیدہ کے بعد لیسے پرواز نصیب ہوا اور کچھ کچھ بام دنیا کا نظارہ آنکھون مین آیا لیکن جن قومون کے پر پرزے ہمیشہ سے درست تھے قفس آزادی نے ان کے بازؤن کو نہین توڑا تھا وہ ہندوستان مین آزادی سے تو ہی سمندرون کے پار سے اڑکر کھیت کھیت پر آنمودار ہوئے اور سرکار سے جو نعمت ہمین عطا ہوئی تھی اس سے نفع انہون نے اٹھایا ہماری اندھے کی طرح جھپک لگگی کہ جو اسکی آنکھین کھل جانیکے بعد اس مین باقی رہجاتی ہے اور خصوصاً اہل اسلام مین تاحال باقی ہے اور اسیواسطے انہون نے اس سے فایدہ حاصل نہین کیا۔

یہ عام قاعدہ ہے کہ امیر کی ہان مین ہان ملانے والے صدہا ہو جاتے ہین اور جو کام اکیلا ایک امیر کرسکتا ہے وہ غریب نہین کرسکتا - کجا آفتاب اور کجا ذرات -

ہمارے داہین بائین ممالک غیر کی عیسائی یونی ٹیرین - رومن کیتھولک - پروٹسٹنٹ مکتی فوج - اسکاچ مشن - امریکن مشن - چرچ مشن - جرمن مشن - جرمن جمنا مشن وغیرہ آزادی کی بہارین لوٹتی ہوئی ہمین عیسائی بنانے کی کوشش کررہی ہے وہ یورپ فرانس اور جرمن اور امریکہ ہین کے چند امیرون کے کھڑا ہو جانے سے ہندوستان تشریف لائے اور بڑی جرأت اور تیزی کے ساتھ نمایان کارروائیان کرکے دکھلا رہی ہے -

اہنی کی دیکھا دیکھی آریون نے بھی حرکت کی اہل اسلام پر بے پر کی اڑانے اور مسلمانون کو منترون کے زور سے آریہ بنانے لگے پرانی پابندی (چھوت)+ کو توڑ موڑ کر رکھدیا - مسلمانون کے سر پر باپ ہما ہین تو یہ ہین ظل خدا ہین تو یہ ہین اور یہ سب کچھ اسی آزادی کا طفیل اور چار مالدارون کے کھڑے ہو جانے کا صدقہ ہے -

مسلمان موجودہ حالت مین کہ ان دونون سے گرے ہوئے اور سب طرح سے لاچار ہین تو فقط اسی وجہ سے کہ ان کے پرون مین اڑنے کی ذاتی طاقت نہین اور دولتمند گروہ ان کی مدد نہین کرتا اور مذہبی گاڑی انہی دو نون پہیون یعنے علم اور دولت سے ہی چلتی ہے - ہمارے اکثر دولتمند تو ان کامون مین مصروف ہین جنکا تذکرہ اس ہر عمد اشت

+ سوائی پابند کو چھوت کے قائل ہیں (مسلمان)

مین لانا زیبا نہین اور اکثر ایسے ہین کہ انہین اپنے مذہب دین اسلام کی اتنی بھی محبت نہین کہ جتنی ایک ہندو کو ایک ادنی حیوان گائے سے ہوتی ہے کہ وہ اسکے بچانیکے لئے صدہا روپیہ خرچ کرڈالتا ہے - اور یہہ دینی کامون مین ایک حبہ بھی نہین خرچتے اور جتنی ارد پر سفیدی ہوتی ہے انہین اتنی بھی اپنے بھائی مسلمان کی قدر نہین کہ جب کوئی ان مین سے کم ہو جاتا آریہ وغیرہ بن جاتا ہے تو اسکے واپس لانے یا پس ماندہ بھائیون کو قایم و محفوظ رکھنے کی تدبیر نہین کرتے بلکہ یہ کہکر خاموش ہو رہتے ہین کہ وہ ننگ اسلام تھا اور ہم اس سے زیادہ باتون مین ہین بلکہ عضو بیکار کی مانند ہین کہ حس و حرکت مطلق نہین رکھتے الا ماشاءاللہ بعض افراد ایسے ابھی باقی ہین کہ جن کی برکت سے کچھ روشنی نظر آتی ہے اور پردہ ڈہک رہا ہے نمونہ کے طور پر مجھے اپنے دوست کا نام یاد آگیا یعنے نواب ابن نواب سید آغا علی صاحب کریم الاخلاق عمیم الاحسان وغیرہ بالفرض ایسے حضرات کا وجود باجود نہوتا تو ہاتھ پسارا نظر نہ آتا اور دین کے چور اور خائن دن دوپہر کو دولت ایمان لوٹ لیتے -

ایک اور بھی بات ہے کہ سنت اللہ کے موافق آجکل دین اور دین کی کوشش غریبون مین ہی نظر آتی ہے اور انہی کو اس سے خاص دلچسپی ہے چنانچہ مزدوری کر شام تک چار پیسے کماتے ہین وہ خود کھاتے اور ایک قومی کامون مین اور ایک دینی کامون مین لگاتے ہین -

علما کا طبقہ تین طرح پر تقسیم ہے ایک تقلید پسند وہ تو یہی چاہتے ہین کہ اسی لکیر کے فقیر رہین جتنی باتین باپ دادے سے چلی آتی ہین ان کے پابند رہین ان سے باہر نہ جائین ان کے زعم مین آزادی دین اور دنیا کی بربادی ہے -

دوسرے تجدیدی یورپ و یونان امریکہ اور جرمنی الیسی چیز کی تجدید کرتے ہین کہ جس سے انکی ذات کو بھی اور تمام اولاد آدم کو فایدہ پہونچے -

آلہیات وغیرہ کا وہ مسئلہ طب کا وہ نسخہ نکالین گے کہ جسکے ماننے مین سراسر دارین کے فوائد ہون اور آلات و اسباب و قرائن سے ثابت ہوسکے اور ہماری تجدید

ایسی کا دارو مدار اسلام سے خارج ہو جانے [illegible] جن کو وہ ننگ اسلام تھا

پسند کیا غضب ڈہلتے ہین کہ ایسا مسئلہ نکالتے ہین کہ جس سے خود بڑے مشہور ہون اور دنیا آپس مین لڑ مرے مثل کے طور پر میان حسن نظامی کا ہندوستان مین رام چندر اور کرشن جی کو پیغمبر بنانا اور مرزا غلام احمد صاحب کا پیغام صلح مین یہ لکھنا کہ ہم خدا سے ڈر کر ویدون کو کلام الہی مانتے ہین -

اس تازہ ایجاد کی بدولت جب رام چندر او کرشن جی رسول ٹہیرے تو رام لیلا اور دسہرا اور ہولی دیوالی بہی سنت ہوئی محرم کی طرح اسکا ماننا بہی واجب ہوا پہر کس منہ سے وہ ہندوُون کا رد کر سکتے ہین۔ جبکہ ویدون پر اور ہندوُن کے پیغمبرون پر انکا خود ایمان ہے - اکیا امام حسین کو ماننے سے تعزیہ کا ماننا لازم آتا ہے کہ رامچندر جی کو ماننے سے ہولی وغیرہ کا الزام دیا جائے؟ لہذا یہ الزام غلط (مسلمان)

تیسرے معمولی کارروائی والے اصحاب جو آئے دن ہر شہر مین ایک نئی انجمن اسلامیہ کہڑی کر کے اپنی ناتجربہ کاری سے مسلمانون کا مال برباد کر دیتے ہین قومی اور مذہبی کام کرنے بالکل نہین جانتے لوگ اُن کو ہمدردان قوم و دین سمجہ کر نقد و مال دیتے ہین اور وہ کمال بے رحمی سے اڑا دیتے ہین جسکے باعث ان کی وقعت قومون مین بالکل نہین رہتی اور وہ مذہبی مقتدا ہو ہی نہین سکتے اس لئے مسلمانون کی یہ کروٹ بہی گری ہوئی نظر آتی ہے -

لہذا ضروری ہوا کہ ہم آزادی کے فوائد از اد لوگون کی رائے سے حاصل کرین اور قومی کام کو قوم کے مشورہ سے کرین یعنے جو مربیان قوم مشورہ دین اسکے پابند ہون اور مذہبی امور مین اہل علم کے پابند رہین اور مخالفون کی یورشین مٹانے کیلئے سب سے انسب داد لئے یہ ہے کہ تمام قوم کے بزرگ اول اُس مسئلہ کو پاس کرین کہ دین اسلام کوئی ضروری چیز ہے یا نہین اگر ہے تو مخالفان کی دست برد سے اس کے بچانے کی ترکیب کیا ہے اور سردست ان بہائیون کے لئے کیا بندوبست کرنا چاہئے کہ جنکے سر پر آریہ صاحبان چہڑیان جنئو لئے کہڑے ہین جو ہمارے پاس ہو اسکی فکر بہت جلد سب مل جلکر کرین کیا مسلم لیگ اور دار الندوہ اور دار العلوم کا بندوبست ہماری قوم کے بزرگ کر سکتے ہین اور دینی امور کا نہین کر سکتے ہان ضرور کر سکتے ہین انشاء العزیز میری اس تحریک پر

ضرور ہی قوم متوجہ ہوگی اور تدبیر سے کام لے گی اور جب کہ ہمارے سامنے ہر فرقہ والے پورے طور سے آزادانہ مذہبی خیالات کی اشاعت کر رہے ہین تو کوئی وجہ نہین کہ ہم محروم رہین - اور فایدہ نہ اٹہائین اور جبتک کوئی رائے قایم نہو ایک راہ نہ نکلے تب تک جب ذیل کے اصحاب کے مشورے سے انجمنین کام کرین انشاءاللہ العزیز کامیابی ہوگی:-

نمبر۱- مولوی ابو الوفا ثناءاللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری - نمبر۲- شیخ اللہ دین واعظ دنصاری لودہانہ نمبر۳- کاتب الحروف -

کفار کے مقابل نامبردہ اصحاب کو مشاقی حاصل اور کمال تجربہ ہے اور جب تک ان حضرات کا شمول نہو گا ممکن نہین کہ آپس مین لڑوانے والے اور مسجدون مین وعظ کہنے والے اور مرثیہ خوان و قوالی والے علما و فضلا کے ذریعہ انجمنین کامیابی حاصل کرین مثل ہے کہ ؎ ناآزمودہ کند کار ہا -

آجتک جو انجمنون کو کامیابی نہین ہوئی تو اسکا سبب بہی یہی ہوا کہ اہل تجربہ سے مشورہ نہین کیا کام نہین لیا اور خود رائی سے ایسے واعظ جمع کر لئے کہ جن کو مخالفون کے روبرو کہڑے ہونیکی بہی طاقت نہین -

الحاصل اے مسلمانون اگر تم نے کوئی کام کرنا ہے یا آزادی سے فایدہ اٹہانا ہے تو میری اس تحریک کو قبول فرما کر جلد انتظام کر لو اور جس وقت باقاعدہ محمڈن مشن ہو جائیگی اور حسب منشا کام ہونا شروع ہو جائیگا تو یقین جانتا عرصہ تین چار ماہ مین ہی یہ انجمن اس قدر ترقی کر جائیگی کہ اسکے واعظ یقیناً یورپ اور امریکہ وغیرہ مین وعظ فرماتے ہوئے دین حق کی نعرے لگاتے ہوئے نظر آئینگے اور جو ہمارے مخالف کارروائیان دکہلا رہے ہین وہی ہمارے واعظ کر دکہائینگے - فقط ؎

صدائے عام ہے یاران نکتہ دان کیلیے

ابو رحمت حسن اسلامیہ آرٹ سکول کانپور ۱۳ جنوری ۱۹۰۹ء -

مسلمان:- دہلی مین انجمن ہدایت الاسلام ہے جسکا کام بہی جاری ہے کیون نہ اُسی کو ترقی دی جائے اور لاہور مین ایک جدید انجمن مجاہدین اسلام قایم ہوئی ہے اُسی کو